6637

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

کتاب مستطاب

سیرۃ النبی ﷺ

یعنی

سوانح اقدس حضرت سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حصۂ اول

مجلد دوم۔ از ۹ھ تا ۱۱ھ سنہ جس میں اقامت امن، تاسیس خلافت، اشاعت اسلام، انتظامات مذہبی، تکمیل شریعت، حجۃ الوداع، وفات، شمائل و اخلاق و عادات کی تفصیل اور ازواج و اولاد کا مختصر تذکرہ ہے

تالیف

حجۃ الملۃ والدین علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ

مع اضافہ و تکملہ

از

مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۳ھ

باہتمام: مولوی مسعود علی صاحب ندوی

در مطبع معارف شہر اعظم گڈھ مطبوع گردید

طبع پنجم

سنہ ۱۳۷۵ھ

اقبال

ہوتا اسی میں ہاتھ ڈالتے، ادھر ادھر ہاتھ نہ بڑھاتے اور اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے، کھانا کبھی مسند یا تکیہ پر ٹیک کر نہ کھاتے اور اسکو ناپسند فرماتے، میز یا خوان پر کبھی نہیں کھایا، خوان زمین سے کسی قدر اونچی میز ہوتی تھی، عجم اسی پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے، چونکہ یہ بھی فخر اور امتیاز کی علامت تھی یعنی امرا اور اہل جاہ کے ساتھ مخصوص تھی، اس لیے آپنے اس پر کھانا پسند نہیں فرمایا، کھانا صرف انگلیوں سے کھاتے[2]، گوشت کو کبھی کبھی چھری سے کاٹ کر بھی کھاتے، صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے[3]،

ابوداؤد میں ایک حدیث ہے کہ گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ اہل عجم کا شعار ہے لیکن ابوداؤد نے خود اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، اس حدیث کے راوی ابومعشر نجیح ہیں جنکی نسبت بخاری نے لکھا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہیں، اور ان ہی منکرات میں حدیث مذکور بھی ہے[4]۔

خوش لباسی

خوش لباسی گو تکلف اور جاہ پسندی سے آپ کو نفرت تھی لیکن کبھی کبھی آپ نہایت قیمتی اور خوشنما لباس بھی زیب تن فرماتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب حروریہ کے پاس سفیر بنا کر گئے تو وہ یمن کے نہایت قیمتی کپڑے پہنکر گئے، حروریہ نے کہا کیوں ابن عباسؓ! یہ کیا لباس ہے؟ بولے کہ تم اس پر معترض ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتر سے بہتر کپڑوں میں دیکھا ہے[4]۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نہایت متقشف تھے، ایک دفعہ بازار سے ایک شامی حلہ مول لیا، گھر آکر دیکھا تو اسمیں سرخ دھاریاں تھیں، جا کر واپس آئے، کسی نے یہ واقعہ حضرت اسماءؓ (حضرت عائشہؓ کی بہن) سے کہا، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ منگوا کر لوگوں کو دکھایا جسکی جیبوں اور آستینوں اور دامن پر دیبا کی سنجاف تھی[5]،

---

[1] غذا کے متعلق زیادہ تر واقعات شمائل ترمذی اور زاد المعاد ابن قیم سے ماخوذ ہیں [2] کتاب الاطعمۃ باب القطع بالسکین [3] قسطلانی شرح صحیح بخاری جلد ۸ ص ۲۵۲ مصر [4] ابوداؤد کتاب اللباس باب لبس الصوف والشعر [5] ابوداؤد باب الرخصۃ فی العلم وخط الحریر

(بعض امرا و سلاطین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیش قیمت کپڑے ہدیۃً بھیجے، آپ نے قبول فرمایا، اور کبھی زیب تن کیے)

مرغوب رنگ | رنگوں میں زرد رنگ بہت پسند تھا، حدیثوں میں آیا ہے کہ کبھی کبھی آپ تمام کپڑے یہاں تک کہ عمامہ بھی اسی رنگ کا رنگوا کر پہنتے تھے[۱]، (سفید رنگ بھی بہت پسند تھا، فرماتے تھے کہ یہ رنگ سب رنگوں میں اچھا ہے)

نامرغوب رنگ | سرخ لباس ناپسند فرماتے تھے، ایک دفعہ عبد اللہ بن عمرو سرخ کپڑے پہنکر آئے، تو فرمایا یہ کیا لباس ہے، عبد اللہ نے جا کر آگ میں ڈالدیا، آپ نے سنا تو فرمایا کہ جلانے کی ضرورت نہ تھی کسی عورت کو دیدیا ہوتا[۲]،

عرب میں سرخ رنگ کی مٹی ہوتی ہے جس کو مغرہ کہتے ہیں، اس سے کپڑے رنگا کرتے تھے، یہ رنگ آپ کو نہایت ناپسند تھا، ایک دفعہ حضرت زینبؓ اس سے کپڑے رنگ رہی تھیں، آپ گھر میں آئے اور دیکھا تو واپس چلے گئے حضرت زینبؓ سمجھ گئیں، کپڑے دھوڈالے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے اور جب دیکھ لیا کہ اس رنگ کی کوئی چیز نہیں تب گھر میں قدم رکھا[۳]،

ایک دن ایک شخص سرخ پوشاک پہنکر آیا، تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، ایک دفعہ صحابہ نے سواری کے اونٹوں پر سرخ رنگ کی چادریں ڈالدی تھیں، آپ نے فرمایا میں یہ دیکھنا نہیں چاہتا کہ یہ رنگ تم پر چھا جائے، فوراً صحابہ نہایت تیزی سے دوڑے اور چادریں اتار کر پھینکدیں[۴]۔

خوشبو کا استعمال | خوشبو آپ کو بہت پسند تھی، کوئی خوشبو کی چیز ہدیۃً بھیجتا تو کبھی رد نہ فرماتے، ایک خاص

---

[۱] ابوداؤد باب فی المصبوغ [۲] ابوداؤد باب فی الحمرہ [۳] ابوداؤد [۴] یہ تمام روایتیں ابوداؤد کتاب اللباس میں ہیں،

قسم کی خوشبو یا عطر ہوتا ہی جس کو سکّہ کہتے ہیں، یہ ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتا تھا، صحابہ کہتے ہیں کہ جس گلی کوچہ سے آپ نکلجاتے وہ معطّر ہوجاتا، اکثر فرمایا کرتے مردوں کی خوشبو ایسی ہونی چاہیے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے، اور عورتوں کی ایسی کہ خوشبو نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے۔[1]

نظافت پسندی

نفاست پسندی | مزاج میں لطافت تھی، ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا کہ اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھولیا کرے۔[2]

ایک دفعہ ایک شخص خراب کپڑے پہنے ہوئے خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا تم کو کچھ مقدور ہے؟ بولا ہاں! ارشاد ہوا کہ خدا نے نعمت دی ہے تو صورت سے بھی اس کا اظہار ہونا چاہیے۔[3]

عرب تہذیب و تمدن سے کم آشنا تھے، مسجد میں آتے تو عین نماز میں دیواروں پر یا سامنے زمین پر تھوک دیتے، آپ اس کو نہایت ناپسند فرماتے، دیواروں پر تھوک کے دھبوں کو خود چھڑی کی نوک سے کھرچ کر مٹاتے، ایک دفعہ تھوک کا دھبہ دیوار پر دیکھا تو اس قدر غصہ آیا کہ چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا، ایک انصاری عورت نے دھبہ کو مٹایا، اور اس جگہ خوشبو لاکر ملی آپ نہایت خوش ہوئے اور اس کی تحسین کی۔[4]

کبھی کبھی مجلس عالی میں خوشبو کی انگیٹھیاں جلائی جاتیں جن میں اگر اور کبھی کبھی کافور ہوتا،[5]

ایک دفعہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ خضاب لگانا کیسا ہے، بولیں کچھ مضائقہ

---

[1] شمائل ترمذی [2] ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی غسل الثوب [3] ابو داؤد کتاب اللباس

[4] نسائی کتاب المساجد [5] نسائی صفحہ ۲۴۰، مطبوعہ نظامی باب البخور